50651-قضاء کے روزے رکھنے سے قبل حاملہ ہونے کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتی

سوال

میری بیوی کے ذمہ گزشتہ رمضان المبارک میں ماہواری کی بنا پر چھوڑے ہوئے رزوں کی قضاء تھی، اور آنے والے رمضان سے قبل قضاء سے قبل حاملہ ہوگئی، اس کی معالج لیڈی ڈاکٹر نے اس کی کمزوری اور بچے کو ضرر کے اندیشے سے اسے حمل میں بالکل روزہ رکھنے سے منع کردیا، اور دودھ پلانے کی مدت میں بھی اس کا احتمال ہے، اس لیے وہ ان ایام کے روزے نہیں رکھ سکتی، اب اسے ان ایام کے متعلق کیا کرنا ہوگا ؟
اور رمضان المبارک سے قبل اگر وہ قضاء کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو اسے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے کسی شرعی عذر کی بنا پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء میں آئندہ رمضان شروع ہونے تک وسعت رکھی ہے، لیکن مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس قضاء میں تاخیر کرے؛ کیونکہ ہوسکتا ہے اسے کوئی عارضہ لاحق ہوجائے، یا پھر اس میں تبدیلی آجائے اور اس کے لیے روزے رکھنے مشکل ہوجائیں، یا وہ روزے رکھ ہی نہ سکے، اور خاص کر عورتیں تو حمل حیض اور نفاس کے مسائل سے دوچار رہتی ہیں.

اور جس نے بھی بغیر کسی عذر کے قضاء میں اتنی تاخیر کردی کہ اس کے لیے وقت تنگ ہوجائے اور شعبان بھی گزر جائے اور اس نے قضاء نہ کی ہو تو وہ گنہگار ہے، اور اگر معذور ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن دونوں حالتوں میں اسے دوسرے رمضان کے بعد قضاء کرنا ہوگی، اور اہل علم نے اس پر قضاء کے ساتھ فدیہ بھی واجب کیا ہے، کہ ہر دن کے بدلے وہ ایک مسکین کو کھانا دے، اور اسے ادا کرنے میں زیادہ احتیاط ہے, وگرنہ اس کے لیے قضاء ہی کافی ہے.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26865) اور (21710) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

اگر کوئی شخص دوسرا رمضان شروع ہونے تک روزوں کی قضاء نہ کرسکے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اہل علم کے ہاں مشہور یہی رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء دوسرے رمضان تک مؤخر کرنا جائز نہیں، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے اور میں ان کی قضاء شعبان کے علاوہ نہیں کرسکتی تھی"

یہ اس کی دلیل ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد رخصت نہیں ہے، اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے، اور اسے دوسرے رمضان کے بعد قضاء میں جلدی کرنی چاہیے، علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس پر فدیہ لازم ہے کہ نہیں ؟

صحیح یہی ہے کہ اس پر کھانا دینا لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}..

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے قضاء کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (357/19).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ سوال بھی کیا گیا :

ایک عورت نے گزشتہ رمضان میں روزے چھوڑے اور شعبان کے آخر میں ان کی قضاء کرنا شروع کی تو اسے ماہواری آگئی اور رمضان المبارک شروع ہوگیا، اور اس کا ایک روزہ باقی رہا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جس دن کی قضاء رمضان سے قبل نہیں کر سکی وہ اس رمضان کے ختم ہونے کے بعد پچھلے رمضان کے روزے کی قضاء کرے .

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (358/19).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

ایک عورت نے نفاس کی بنا پر رمضان کے روزے نہ رکھے، اور دودھ پلانے کی بنا پر دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ ان کی قضاء بھی نہ کر سکی تو اس پر کیا واجب ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس عورت کو ان ایام کے بدلے روزے رکھنا ہونگے چاہے وہ دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے، کیونکہ وہ عذر کی بنا پر روزوں کی قضاء نہیں کر سکی، لیکن اگر اس پر کوئی مشقت نہ ہو تو وہ سردیوں میں قضاء کے روزے رکھ لے چاہے ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس پر لازم ہیں، اور اگر وہ دودھ پلا رہی ہے تو اسے دوسرے رمضان کے آنے سے قبل قضاء کی حرص اور کوشش کرنی چاہیے، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہ دوسرے رمضان تک مؤخر کر سکتی ہے .

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (360/19).

جواب کا خلاصہ :

ان ایام کی قضاء آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہے، جب بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے .

واللہ اعلم .